

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نُور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی - ۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۴۰

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۱پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی		عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر ″	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ″	ار	ہدایت المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۲ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۱پائی	الکفارہ	ر	سمپردائے	۹ر و ۱۰ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اردو حروف	۱پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
″ سوال وجواب رومن اُردو	۱پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۲ر
″ سوال وجواب گورمکھی	۱پائی	اثمار شیرین	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد وغزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۸ر
سوالات متی کی انجیل پر		کشف القران	۱ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ لے آئین صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ و اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پرائمر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۸ر و ۶ر رومن ۸ر +

صحت جسمی { مِن تصنیف قاضی میر محمد - کونبھی - فارسی اُردو قیمت ۸ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس { مِن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ - کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی - پادری گنگسین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اِس کتاب کے حالات اِس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۱ر +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے - ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو - ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی اُردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی - قیمت ۸ر اُردو ۸ر اور ۱۲ر - یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض { ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۸ر - ۸ر - ۱۲ر رومن ؟ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویں گی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر +

دائی گری { مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براون صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ر فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے - اِسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران { یہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھر انہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں - رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہوجائیگی +

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۶ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں +

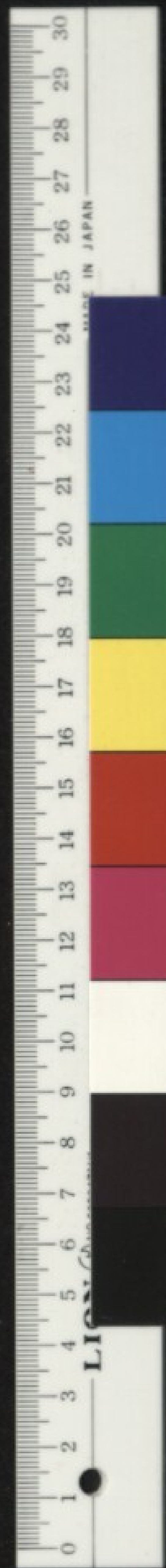
۱ - بھگیل سنگھ نمبردار - ۲ - امبادی ٹوکری - ۳ - سدیپک چھین - ۴ - پھرکی - ۵ - میں رمدا پھردا ہاں - ۶ - ایک کتی دی کتھا - ۷ - ذات ورن - ۸ - سینونگ کھا گئی +

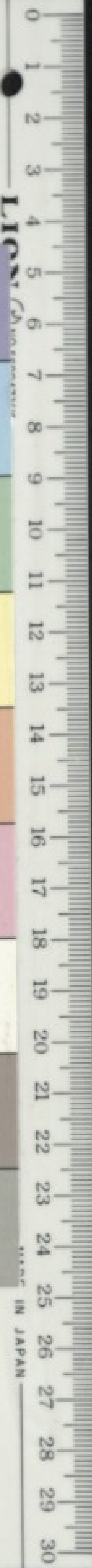
دیگر کتابیں

ابن جور اُردو ۸ر +	شعاع نور حصہ اول و دوم ۵ر
رابنس کروسو ۱۲ر +	طیطس رفیق صلیب ۸ر
طلائی شمعدان ۴ر +	تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ +	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۱ر
روح سے معمور زندگی ۴ر +	القاب مسیح
طریق دعا ۸ر +	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیئے

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی - گورمکھی حروف - ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے - مجلد بورڈ - ۴ر +





نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

(۱) گلدستہ اخبار صفحہ ۳
(۲) تار برقیات " ۴
(۳) کلیسیائی خبریں " ۴
(۴) یسوع مسیح اور ہندوستان کا ہیرو وغیرہ ایڈیٹر " ۵
(۵) خداوند یسوع مسیح کی تاریخی ہستی مسٹر ج آر گ ۸
(۶) ہندوستان دارالامان / عرب دارالحرب مسٹر واعظ صفحہ ۱۰
(۷) تعلیم کفارہ پادری غلام مسیح ۱۱
(۸) دیہ ودان میں مسٹر پی جونس صاحب آسام کا پہلا پچر بشر گل ۱۲
(۹) ریویو مسٹر جے۔ ایم۔ غلام مسیح ۱۴

گلدستہ اخبار

برازیل میں ربڑ کی تجارت بند ہوگئی ہے۔ ربڑ کمپنی کے بنک اور دفاتر اور برٹش اور جرمنی کے مشورہ نگاہ میں جنگی فوج کی ہراست میں ہیں۔

لنکا کے نئے گورنر صاحب سر رابرٹ چالمرس اور لیڈی چالمرس کولمبو کو روانہ ہوگئے ہیں۔

لارڈ ایمفیل صاحب بہادر نے اپنے اس خط میں جو انہوں نے ساؤتھ افریقن برٹش انڈین کمیٹی کی طرف سے شائع کیا ہے۔ امیگریشن ایکٹ کے خلاف جو ہندوستانیوں کی شکایتیں ہیں از سر نو ان پر غور کرتے ہیں اور نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہندوستان میں اس کا اثر ضرور پڑیگا۔

اہل منگولیا (چین) نے ٹو دو نو میں چینیوں کو ایک شکست دی ہے۔ اور تین توپیں اور کئی سو بندوقیں بھی لے لیں۔ اس جنگ میں چینیوں کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

ایک فرانسیسی ہوا باز اپنے ہوائی جہاز میں پرواز کیا۔ اور بڑی اونچی بلندی سے وہ جہاز اوندھے منہ زمین پر آگرا۔ یہ ۲۵ تاریخ ماہ ستمبر کا واقعہ ہے۔

کینیڈین سرکار نے بیس لاکھ پونڈ کا قرضہ ۴ فیصدی کے حساب سے ۹۹ کی قیمت پر شائع کر دیا ہے۔

افسوس کہ لاہور کے پیپلز بنک اور امرتسر کے امرت بنک کا دیوالہ نکل گیا۔

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشن کانفرنس کا وفد بسرداری صاحبزادہ آفتاب احمد مہاراجہ صاحب کشمیر کی خدمت میں پہونچا اور کشمیر میں محمڈن ایجوکیشن کی ضروریات اور ان کے متعلق تجاویز پیش کیں۔ وزیر اعظم دیوان امرناتھ صاحب بہادر نے ہز ہائنس کا جواب پڑھکر سنایا۔ جس میں وفد کا استقبال اور اس سوال کی جانب ریاستی روش کا بیان کیا۔

مُلتانی واقعہ احاطہ بمبئی میں ایک آتشزدگی ظہور میں آئی۔ بہت سی عمارتیں جلگئیں جن میں سات گودام نمک کے بھی تھے۔ کہتے ہیں کہ پندرہ ہزار بورے نمک کے اور جلگئے ان کے علاوہ دیگر نقصانات کا اندازہ دس ہزار روپیہ کا کیا جاتا ہے

سکھر کے نزدیک ایک گاؤں میں مسلح محمدی ڈاکوؤں نے ایک متمول ہندو کے گھر پر ڈاکہ مارا گھروالوں کے ساتھ انہوں نے نہایت ہی بدسلوکی کی اور قریباً پچیس ہزار کا مال لے کر چمپت ہوئے۔

سمجھا جاتا ہے کہ حضور عالی ویسرائے صاحب بہادر چار دن سے زیادہ دیر تک کلکتہ میں بڑے دن کی تقریب پر رہیں گے۔

ایجوکیشنل ممبر آف کونسل سر ہارکورٹ بٹلر صاحب گزشتہ ہفتہ دہلی کی سیر کرتے رہے ہیں۔

ہفتہ مختتمہ ۲۷ ستمبر میں بمبئی میں ۹۶۹ مدراس میں ۴۸ بنگال میں ۷ بہار۔ اڑیسہ میں ۵ صوبجات متحدہ میں ۱۱۶ پنجاب میں ۳۸ میسور میں ۱۱۴ حیدرآباد میں ۹۰ وسط ہند میں ۴ برما ۳۸ صوبجات متوسط میں ۲ اموات ہوئیں۔

بمبئی میں پسنجرس پروٹکشن سوسائٹی ان انڈیا (ہند میں مسافروں کی محافظ سوسائٹی) کے نام سے ایک سوسائٹی تیار ہوئی ہے۔ جس کے ۳۰۰۰ ممبر ہیں۔ اور ان کا کام یہ ہے کہ عام مسافروں کی ان کے اثنا سفر میں حفاظت کریں۔

بنک آف اپر انڈیا کے نوٹ قیمتی پچاس ہزار روپیہ ڈاک کے گم ہوگئے۔ جو اس نے الائنس بنک آف شملہ کی کانپور شاخ میں بھیجے تھے۔ نوٹوں کا نصف حصہ پہلے بھیجا گیا تھا۔ مگر جب رجسٹری کھولی گئی تو اس میں سے صرف ردی کاغذ نکلے۔ باقی حصہ بعد میں بھیجے گئے۔ اور ان کے ساتھ بھی یہی برتاؤ ہوا۔ معاملہ زیر تحقیقات ہے۔

فرانسیسی ہوا پرواز پگوڈ کو تین دن تک پرواز کرتے رہنے کے لئے پچیس ہزار پونڈ دیا گیا۔

اخبار توحید کی ضمانت بھی ضبط ہوگئی ہے۔ اور اب وہ آخری مصافحہ کرتا ہے۔

تار برقیات

۲۷ ستمبر لنڈن - جاپانی وزیر نے چینی گورنمنٹ کو اُس کی ناکامیابی کی طرف توجہ دلائی ہے - اور کہا ہے کہ جاپانی مطالبات کو قبول کر کے جو نانکن کے حادثہ سے پیدا ہوئے ہیں - اور کہدیا ہے کہ اگر تشفی بخش جواب نہ ملا تو جاپان اپنے آپ کو دیگر ضروری اقدام کے لئے آزاد سمجھیگا - دس جاپانی جنگی جہاز معہ فوج اور سامان جنگ دریائے ینگتسی میں نانکن کے نزدیک موجود ہیں -

۲۸ ستمبر نانکن - جان گہس نے اپنے پچاس سوار باڈی گارڈ کے ساتھ کل صبح جاپانی سفیر سے ملاقات کی اور نانکن میں جاپانیز کو قتل کرنے کی بابت اُس سے معذرت کی - دوپہر کے وقت اس کی فوج کی ایک پلٹن سفیر کے سامنے ہتھیار رکھ دینے کے لئے چلی گئی - جس سے سفیر مطمئن ہو گیا پکین سے ایک تار مظہر ہے کہ جاپانی سفیر بڑے زور سے انکار کرتا ہے کہ کل کوئی الٹی میٹم نہیں دیا گیا - اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ چین جاپانی مطالبات کو پورے پورے طور پر تسلیم کرتا ہے -

۲۷ ستمبر پکین - روس نے منگولین گورنمنٹ کو بیس لاکھ روبل کوبدو ضلع کی خاص خاص مالگذاری کے معاوضہ پر قرض دیا ہے - اور اس ضلع میں روسی محصلوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے -

۲۶ ستمبر آتھینے - یونانی گورنمنٹ نے دول سے پھر درخواست کی ہے کہ وہ ایجیئن پر قبضہ کئے جانے کی بابت جو سوال ہے اُس کا جواب بہت ہی جلد دیں - یونانیوں نے جو قبضہ کر لیا ہے اس کی مشکلات بڑھتی جا رہی ہیں - اس لئے کہ اس کے مضافات میں آتمان بے قاعدہ فوج ہزاروں کی تعداد میں موجود ہے -

۲۷ ستمبر لنڈن - برطانیہ مدت سے دول کو مجبور کر رہا ہے کہ وہ البانیہ کو تحت میں لانے کے لئے بہت جلد ایک بین الاقوامی وفد بھیجیں جس کے مقرر کئے جانے کی تجویز کو مہینے گذر گئے ہیں گذر چکی ہے - جبکہ آسٹریا کے سوائے تمام طاقتوں نے کمشنر مقرر کر دیئے تھے - جس نے یہ مشکل پیش کی تھی کہ کوئی حسب حال آدمی اس عہدے کے لئے نہیں ملتا - مگر اب آسٹریا نے کہدیا ہے کہ ایک افسر مل گیا ہے - اس سے پوچھا جائیگا اور اگر وہ منظور کریگا تو کمشن پندرہ دنوں کے اندر اندر مقام مقررہ پر بھیجدی جائے گی -

۲۷ ستمبر بلغراد - اندازہ کیا جاتا ہے کہ پچاس ہزار البانی مخالفین بندوقوں اور سامان جنگ کے سرویا کی نئی سرحد کی جانب پریزرنڈ کی طرف کامیابی کے ساتھ بڑھ رہی ہے - سروی کمک سرحد کی طرف بڑھتی جا رہی ہے - مگر کامیاب مقابلہ کے لئے ابھی بہت دن لگینگے -

۲۶ ستمبر لنڈن - شاہ یونان آج لنڈن میں تشریف لائے ہیں - اور اُنہوں نے یونانی وزیر سر اڈیورڈ گرے کے ساتھ فارن آفس میں ملاقات کی -

۲۷ ستمبر قسطنطنیہ - ترکی اور بلغاری صلح کرنے والے ایلچیوں نے تمام بیرونی سوالات فیصل کر لئے ہیں - صلح نامہ پر بہت جلدی دستخط کر دیئے جائینگے یعنی ۲۹ ماہ حال تک بالضرور

۲۸ ستمبر قسطنطنیہ - پورٹ نے یونان کو اطلاع دی ہے کہ بلغاریہ کے ساتھ عہدنامہ پر دستخط کرتے ہی فوراً صلح کی بات چیت پھر شروع کر دی جائے گی - سفیروں کو ایک تار ملا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مغربی تھریس میں ۲۰۰ یونانیوں کا قتل عام کر دیا گیا ہے -

۲۸ ستمبر شنگہئی - سرکاری طور پر کہا گیا ہے - کہ اثنائے جنگ میں نانکنگوں کے ۱۰۳۸۱ قتل ہوئے -

۲۴ ستمبر صوفیہ - بلغاری سرکار نے روسی سفارت سے شکایت کی ہے کہ مقدونیہ میں سروی لوگ سختی کے ساتھ حکومت کر رہے ہیں -

کلیسیائی خبریں

تین لاکھ سے زیادہ یہودی عیسائی اور سات سو یہودی مسیحی مذہب کے خادمان دین ہیں -

افسوس ہے کہ ضلع بریلی کے مشہور و معروف ہندوستانی مسیحی واعظ ویبی دین صاحب اس جہان فانی سے رحلت کر گئے ہیں -

فرانس کی دہریت کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُنہوں نے بعض مدرسوں میں کئی درسی کتابوں میں سے جہاں کہ دہریت کا زیادہ زور ہے - خدا کا نام یا اُس کی بابت کل اخبارات وغیرہ سب نکال دیئے ہیں -

امریکین بائیبل سوسائٹی کی ولاشنگ ایجنسی تیس سے زیادہ مختلف زبانوں میں بائیبل شائع کر رہی ہے -

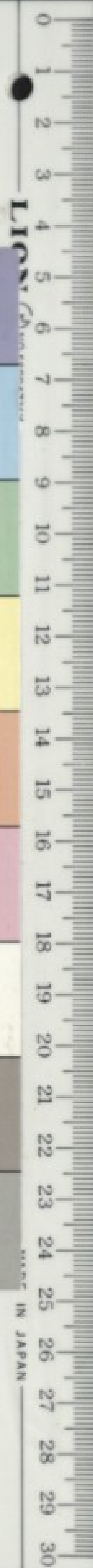
مسز کربون صاحبہ جو اپر انڈیا کے پرانے مشنری صاحبان میں بڑے مشہور اور محبوب ہیں - ان کا ایک بڑا نازک اور خطرناک اپریشن کیا گیا ہے - مگر کہا جاتا ہے کہ اب وہ رو بصحت ہیں -

مسز تھابرن صاحبہ جو نینی تال میں رہتی ہیں - ان کو خبر ملی ہے کہ اُن کے والد جن کی عمر اس وقت ۸۲ برس کی تھی - اور بڑے پکے اور سنجیدہ مسیحی تھے - فوت ہو گئے ہیں - آپکا ایک بیٹا اور ایک بیٹی چین میں مشنری ہیں -

پادری بی - ٹی بیڈلی صاحب صوبجات متحدہ سے واپس آتے ہوئے الہ آباد میں فروکش ہوئے - اور ہندوستانی کی جماعت کو اُنہوں نے ایک مناسب الوقت اور موزوں پیغام پہنچایا

سی - ایم - ایس - کے ماتحت مغربی افریقہ میں ۳۷ انگریز مشنری اور ۳۰۹ افریقن کارندے کام کر رہے ہیں بپتسمہ یافتوں کی تعداد ۳۵۰۹۹ ہے -





ایڈیٹوریل نوٹس

مسیح قدرت اور ہند اُس کا تاج ہے

۱۸۷۰ء میں ہندوستان کے ایک نہایت عالم فاضل اور روحانی زندگی بسر کرنے والے ہندوؤں میں سے بنگال کے باشندے کیشب چندر سین تھے۔ انہوں نے ایک موقعہ پر اپنے ہموطنوں سے مخاطب ہو کر یوں کہا "تم اسبات کا انکار نہیں کر سکتے کہ تمہارے دل ایک اعلیٰ طاقت کے ذریعہ سے چھوئے مفتوح اور تابع کئے گئے ہیں۔ وہ طاقت مسیح ہے جو ہند پر حکمران ہے کوئی اور نہیں مگر صرف مسیح ہی اس درخشاں۔ اس قیمتی تاج ہندوستان کا مستحق ہے۔ اور مسیح ہی اس کو لیگا"۔ یہ الفاظ اس سچے محب الوطن اور نیک باطن اور دوربین شخص نے اُس وقت کہے جبکہ اس نے آفتاب صداقت مسیح کو بنگال میں اپنی نسل کے اوپر طلوع ہوتے ہوئے دیکھا اور اس کے زمانہ کی تکمیل کی بابت بطور پیشینگوئی کہا۔ اس وقت مشرق خواب خرگوش میں سرپا پڑا تھا اور جو کچھ بیداری ہو رہی تھی وہ صرف بنگال میں تھی۔ بعد مشرق میں صرف جاپان ہی بیدار اور چوکنا تھا لیکن اگر یہ سوال کیا جائے کہ کن اسباب سے یہ ممالک بیدار ہو گئے۔ اور کن باتوں نے یہ موجودہ تبدیلی پیدا کردی؟ تو ہم کیشب چندر سین کے ساتھ ملکر یہی کہیں گے کہ ہندوستان کے باشندوں کے دل ایک اعلیٰ طاقت کے ذریعہ سے چھوئے مفتوح اور تابع کئے گئے۔ وہ طاقت مسیح ہے۔ مسیح ہی جو ہند پر حکمران ہے"۔ وہ مرکز جس کے گرد ہندوستان کی موجودہ ترقی اور تبدیلی کا دائرہ کھینچا ہوا ہے۔ مسیح کی اعلیٰ شخصیت اور بے مثل خدمت ہے۔ مسیح ہی نسل انسانی کو کامل اخلاقی معراج ہے۔ وہی خدا کی محبت کا کامل مظہر ہے۔ وہی اس مایا والے جگت کی اکیلی روحانی ستّا (ہستی یا حقیقت) ہے۔ اُس کے سوائے سب کچھ نیست ہے "ایکو کرسٹو دیتو ناستی"۔ مسیح ہی انسان کی پیاسی بھوکی گناہ آلودہ اور بے سروسامان باغی روح کی سیری اور فرحت ہے جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے کبھی بھوکا پیاسا نہ ہوگا جس دل کو مسیح چھوتا ہے وہ فوراً روحانی بھوک اور پیاس سے سیر اور آسودہ ہو جاتا ہے اس کے مراحم فیض رساں اور عنایات باطنی سے محظوظ ہو کر اس کے نیک سلوکوں سے مفتوح ہو جاتا ہے بغاوت کی ساری طبیعت اور سرکشی کی کل عادات اور مخالفت کا کل میلان مسیح کی اندرونی روحانی حضوری سے اُس پر ایمان لانیوالے کے دل سے بالکل دور ہو جاتی ہیں اور وہ نہایت سنجیدگی اور فروتنی اور عاجزی کے ساتھ مسیح کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے اور اُس کی مرضی کا پورا پورا تابع ہو جاتا ہے۔ وہ پھر ہمیشہ پولس کی طرح کہتا ہے "اے خداوند تو کیا چاہتا ہے کہ میں کروں"۔ وہ بھی زمانہ تھا کہ جب مسیح بہت تھوڑے دلوں پر حکومت کرتا تھا اور مشرق میں بہت کم تھے جن کو مسیح کی محبت نے مفتوح اور تابع کر لیا تھا۔ مگر اب وہ زمانہ ہے کہ ہندوستان چین۔ جاپان۔ کوریا کابل۔ طہران۔ ایشیائے کوچک اور مجمع الجزائر ہند چینی وغیرہ وغیرہ مشرقی ممالک میں تیس لاکھ سے زیادہ دل اور زبانیں جو ایمان اور اقرار کا اظہار علانیہ کر رہے ہیں۔ اُس کی صلیب کے آگے تسلیم خم کئے کھڑے ہیں۔ اور ہر قسم کی مصائب جھیل رہے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر قوم اور ملت اور زبان میں ایسے بھی لوگ موجود ہیں جو باطن میں مسیح سے مس رکھتے ہیں۔ اس کے مفتوح ہیں اور اُس کے مطیع ہیں۔ ایسوں کو ہم اُن جیسے لوگوں کے زمرہ میں رکھتے ہیں جن کی بابت رسولوں نے آکر مسیح سے فریاد کی تھی۔ کہ ہم نے ایک شخص کو دیکھا جو تیرے نام سے دیووں کو نکالتا تھا مگر ہماری پیروی نہ کرتا تھا۔ تو اُس وقت مسیح نے فرمایا کہ "جو ہمارا مخالف نہیں وہ ہمارے ساتھ ہے"۔ ایسوں ہی میں ہم اُن کو شمار کرتے ہیں جو مشرقی ممالک میں اگرچہ ظاہراً مسیح کا اقرار تو نہیں کرتے تو بھی دل میں اس سے محبت رکھتے۔ اس پر ایمان رکھتے اور اپنے کاموں سے مسیح کی تصدیق کرتے ہیں۔ پھر تیسری قسم کے وہ مسیح سے باغی اُس کے مفتوح اور تابعدار ہیں جو مذکورہ بالا ہر دو اقسام میں سے نہیں ہیں مگر بے معلوم طور پر مسیح کی تعلیمات اور نمونہ سے موثر ہو کر مسیحی لوگوں کے نمونہ پر اپنے اپنے مذاہب ہی میں ہو کر قسم قسم کی سوسائٹیاں بناتے مسیحی طریق تعلیم اور طرز بشارت اختیار کرتے اخلاقی مجلسی تمدنی مذہبی اصلاح کرتے اور قریباً تمام مسیحی نمونوں کی پیروی کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی مذہبی صورت بالکل تبدیل کر لی ہے۔ اور ایک بعید حد تک ذات پات کی چھوت چھات کی تمیز اٹھا دیئے بیرگان کی۔ بت پرستی کے ترک کرنے کی وغیرہ وغیرہ بیشمار تعلیمات دیتے۔ اور جہاں تک ان کو اخلاقی جرأت اور حوصلہ حاصل ہے وہاں تک عمل بھی کرتے ہیں۔ الغرض جہاں تک ہماری نظر تحقیقات جاتی ہے اس سے یہی نظر آتا ہے۔ کہ اب وہ ہندوستان بلکہ مشرق نہیں جو آج سے ساٹھ ستر سال پیشتر تھا۔ یہ تبدیلی اسی جہان کے نور نے کردی جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ مسیح ہندوستان بلکہ کل بڑے بڑے مشرقی ممالک میں حکمران ہے۔ اور ان کو تابع کئے ہوئے ہے اور کر رہا ہے۔ بول یسوع مسیح کی جے!! بول یسوع مسیح کی جے!!

رامائن وغیرہ کی کتھاؤں کی ضرورت

حال کے پرچہ میں "دیانندیوں کے جلسہ میں رامائن اور مہابھارت کی کتھائیں" کے عنوان کے نیچے مہابھارت اور رامائن کی بابت لکھا تھا کہ "وہ بھی نہ ہونے سے تو بہتر ہیں۔ ویدوں کی نسبت اُن میں زیادہ نصیحتیں اور عبرتیں مل سکتی ہیں"۔ آخر اُس کی تصدیق ہمارے معزز ہمعصر آرین نے اپنے ۱۱ ستمبر کے پرچہ میں بدیں الفاظ کردی ہے۔ "مگر ہم یہ صاف کہے بغیر نہیں رہ سکتے بات ساری یہ ہے کہ شاستر اور اپنشد وغیرہ نہایت مشکل مضامین کی کتابیں ہیں۔ ان کے پڑھے ہوئے آریہ سماج کے حلقہ میں دو چار ہی آدمی ہیں۔ اور خصوصاً شاستروں کے فاضل تو ان سے بھی کم نظر

آتے ہیں ۔ایسی حالت میں عام پرچارک وغیرہ اگر رامائن ۔ اور مہابھارت اور بھاگوت جیسی آسان کتابوں کی کتھائیں نہ کریں تو کیا کریں؟ اس میں کسی کے ناراض ہونے کی بات نہیں۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ ایسی مشکل کتابوں سے فایدہ ہی کیا ہے؟ جانے دو بھٹھ پڑے سونا جو کانوں کو کھائے جب کتابوں کا سرے سے سمجھنا ہی مشکل ہے تو ایمان اور عمل کس طرح ہو سکتا ہے جب دعوے کیا جاتا ہے کہ مذہب وہی درست اور مفید ہے جو عقل سے ثابت ہو جائے اور پھر آپ کے وید اور شاستر اور اپنشد عقل سے ثابت ہی نہیں ہو سکتے۔ وہ سمجھ سے ہی دور ہیں تو اُن کا پڑھنا پڑھانا سنتا سنانا بالکل بے معنی اور فضول عمل ہے۔ یہی سمجھ کر ہمارے دیانندی بھائیوں نے رامائن اور مہابھارت کی کتھائیں شروع کر دی ہیں تو بہت اچھا کیا۔ یہ واقعی آریاؤں کی کتاب ہے اور آریاؤں کو اُن کی کتھائیں کرنا مناسب ہے یہ دیانندیوں کی کتھائیں نہیں ہیں۔ اسلئے دیانندی لوگ اُن کی کتھائیں کی جانے سے ناراض ہوتے ہیں۔ دیانندی اسی حالت میں جبکہ سوامی دیانند کے منتریوں کو مانا جائے خواہ وہ غلط ہی کیوں نہوں جیسا کہ ہرشیچندر جی اور اُن کے برادر صاحب نے ثابت کر دیا ہے۔ یہ فاضل مہاشے چاہتے ہیں کہ آپ لوگ دیانندی نہیں بلکہ آریہ نہیں۔ اسی لئے ہمیں بھی اس سے پیشتر ہی دیانندی لکھنا شروع کر دیا ہے نہ کہ آریہ۔

دیانندیوں میں رجعت قہقہری | ناظرین یہ تو جانتے ہی ہونگے

کہ دیانندیوں میں رامائن اور مہابھارت اور پرانوں کی کتھائیں شروع ہو گئی ہیں اور اچھا بھی ہے۔ اب ہمیں یہ معلوم کر کے کمال ہی پر رنگ تہوار بھی کثرت مانے جاتے ہیں۔ یہ خیال ہمارے اندر پیدا ہوا کہ دیانندیوں میں بطور رجعت قہقہری بعض اور کشش پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ ۱۱ ستمبر سنہ رواں کے ارجن کا بیان حسب ذیل ہے۔

"آریہ سماج جس طرح رفتہ رفتہ پورانک مارگ پر جا رہا ہے اس کا اندازہ ہر ایک وچاروان پرش آسانی سے لگا سکتا ہے۔ پہلے کسی آریہ سماج میں کسی تاریخی کتاب کی کتھا نہ ہوتی تھی۔ مگر صرف چند سال اور غالباً چھ سات سال سے کئی آریہ سماجوں میں رامائن۔ مہابھارت۔ بلکہ بھاگوت کے حوالوں سے کتھائیں شروع ہو گئیں اس کے بعد ہم نے چند سماجوں میں تیوہار لوہڑی کا دن منایا جاتا ہوا اور ریوڑیاں چڑوے کھاتے ہوئے دیکھا۔ ازاں بعد سماجوں میں رکھڑی وغیرہ تیوہار شروع ہوئے۔ لیکن ایک نیا تیوہار جو صرف اس سال ہی سے شروع ہوا ہے وہ جنم اشٹمی یعنی کرشن مہاراج کا جنم دن ہے۔ چنانچہ اخبار پرکاش مطبوعہ ۳۱ اگست میں قصبہ بسی ریاست پٹیالہ میں آریہ سماجیوں اور سناتنیوں کے باہمی ملکر کرشن مہاراج کا جنم دن منانے کا حال شائع ہوا ہے۔ اور اخبار پرکاش مطبوعہ ۷ ستمبر میں خاص "جنم اشٹمی اتسو" دیگر آریہ سماج بٹالہ۔ رام پور۔ شہرپور۔ جہلم کے حالات شائع ہوئے ہیں"۔

لیکن یہ رجعت قہقہری بھی درست نہیں ہے۔ اب لازم ہے کہ ہمارے دیانندی بھائی مسیح کی طرف آویں۔ جبکہ دیانند جی کے اصول بھی غلط اور ناقابل ایمان اور عمل ہیں اور مہابھارت وغیرہ بھی فضول ہیں تو اب آپ کو اس کے پاس آنا چاہئے جو راہ حق اور زندگی ہے۔ ہم جانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ یہ "ری ایکشن" دیانندی اور آریہ بھائیوں کو مسیح پاس لانیکا استاد ہے۔ اور ضرور اُن کو مسیح خداوند کے قدموں پر لے آئیگا۔

اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر | آریہ سماج کے قابل تعظیم

بانی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج کی یادگار میں حسب معمول اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر دیوالی کے موقعہ پر ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہندوستان کے برگزیدہ اصحاب اور مشہور و معروف اہل قلم کے زبردست مضامین (نظم و نثر) رشی جیون اور اُن کے کام کے متعلق درج ہونگے۔ پرچہ کو ہر پہلو سے مفید اور دلچسپ بنانے کی غرض سے اس سال پانچ انعام مشتہر کئے گئے ہیں یعنی پہلا انعام پندرہ روپیہ کا اُس شخص کو دیا جائیگا جو رشی دیانند کے متعلق ایسی صحیح واقفیت ہم پہونچائیگا جو اس وقت تک احاطہ تحریر میں نہ آئی ہو۔ پندرہ اور دس روپیہ کے دو انعام دو عمدہ نظموں کے لئے دئے جائینگے۔ چوتھا انعام پندرہ روپیہ کا اُس شخص کی نذر ہوگا جو رشی جیون کے متعلق نہایت اعلیٰ ڈراما یا کہانی لکھکر بھیجے گا۔ اور پانچواں انعام پندرہ روپیہ کا نقد یا تمغہ کی صورت میں اس شخص کو دیا جائیگا جو رشی نمبر کے ایک ہفتہ بعد تک سب سے زیادہ خریدار بنائے گا۔ (خریداروں کی تعداد بیس سے کم نہیں ہونی چاہئے) اس سال رشی نمبر میں جو رنگین تصویر بمبئی سے تیار کرا کر شامل کیجائیگی اس میں ایسا نظارہ دکھلایا جائیگا جو آج تک کسی تصویر میں نہیں دکھلایا گیا۔ اس کے علاوہ دو تین اور بھی تصاویر ہونگی۔ ٹائٹل پیج خاص طور پر دلکش اور شاندار ہوگا۔ غرضیکہ پرچہ ہر پہلو سے قابل دید ہوگا ضخامت ساٹھ صفحہ تک خیال کی گئی ہے قیمت فی پرچہ علاوہ محصول ڈاک مع رجسٹری (۴؍) ہوگی۔ فی سینکڑہ ۱۲؍

بدر قادیانی مطبوعہ ۸ مئی ۱۹۱۳ء کے جواب میں بیتین منہ بل بھی پادری ٹامس ہاول صاحب کشمیری قلم صداقت رقم سے نکلے ہیں جن میں انہوں نے دین عیسوی اور انکی مذہبی کتابوں پر اخبار بدر قادیانی کے ریویو کا جواب دیا ہے۔ ان منہ بلوں میں بھی پادری صاحب نے دیانتداری اور خوش فہمی اور نرم لفظی سے کام لیا ہے اور انکے تمام دعووں اور اعتراضات کا بلکہ بعض جھوٹ اور افترا کا جو انہوں نے بعض مسیحی شریفوں اور پادریوں پر لگائے ہیں دندان شکن اور شرمندہ کرنیوالا جواب دیا ہے۔ اگر قادیانی پیر کے مرید بنظر انصاف اُن کو دیکھیں تو لازم بلکہ ضروری ہے کہ پھر کبھی چوں چرا نہ کریں۔ مگر نہیں انکی جبلی طبیعت اور دلی تعصب انکو اس سے ان حق پسندی نہیں ہونے دیگی وہ ضرور مخالفت میں بولینگے۔ اور کہیں گے کہ ہمارا جواب نہیں آیا۔ پادری صاحب نے اپنا فرض کما حقہ ادا کیا ہے مرزائیوں کو ذرا

سوامی دیانند کا اصلی ستیارتھ پرکاش

ہم نور افشاں کے کسی گزشتہ پرچہ میں مسٹر دھرمپال بی۔ اے۔ ایڈیٹر اندر کی آریہ سماج اور ویدک مت کے بارے میں چند تصانیف کا ریویو لکھ چکے ہیں۔ جو کہ لاجواب اور نادر کتابیں ہیں۔ ان کتابوں میں سے وید اور سوامی دیانند ہو۔ تناسخ چکر اور سوامی دیانند، ہر نیوگ اور سوامی دیانند، مہتا آریہ سماج اور سوامی دیانند، مفتوح البرہان اور سوامی دیانند، مرزام کی کتابیں درحقیقت دیانند کے قلعہ پر ایک زبردست قسم کی گولہ باری ہیں۔ مگر ان کے علاوہ مسٹر دھرمپال نے جو سب سے عجیب وغریب کتاب شایع کی ہے۔ وہ سوامی دیانند کا اصلی ستیارتھ پرکاش ہے۔ جو کہ سب سے پہلی مرتبہ اور ایک ہی مرتبہ بنارس میں ۱۸۷۵ء میں چھاپا گیا تھا۔ اور اس کے بعد یہ کتاب آریوں کی طرف سے روپوش کر دی گئی تھی۔ آریوں کا دعوے ہے کہ جو ستیارتھ پرکاش آجکل آریہ سماج میں مروج ہے وہ اصلی ستیارتھ پرکاش ہے۔ مگر مسٹر دھرمپال نے نہایت ہی وضاحت کے ساتھ پبلک کے سامنے سوامی دیانند کا اصلی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء پیش کرکے آریوں کے دعوے کو بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔ دونوں ستیارتھ پرکاشوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ چنانچہ دونوں ایڈیشنوں کا مطالعہ کرکے جو بڑے بڑے اختلاف نظر آتے ہیں یہ ہیں:۔

اوّل۔ مروجہ ستیارتھ پرکاش میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے مذاہب کے بارہ میں جو سمولاس ہیں وہ بنارس والے ستیارتھ پرکاش میں بالکل نہیں ہیں۔ بلکہ اس میں مسیحیوں اور مسلمانوں کی تعریف کی گئی ہے۔

دوم۔ مروجہ ستیارتھ پرکاش میں گائے گوبر کے چوکہ کی تعریف کرتے ہوئے مسلمانوں اور مسیحیوں کو ملیچھ وغیرہ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ گوشت خوری کی بنا پر ان کے جسم کے پرمانوؤں کو ناپاک بتایا گیا ہے۔ مگر بنارس والے ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند نے بڑی بڑی دلیلوں اور ویدوں اور شاستروں کے حوالوں سے گوشت خوری کی تائید اور گائے بیل کی قربانی کی تعلیم دی ہے۔ جو کہ سوامی دیانند کی اخلاقی دلیری کی دلیل ہے۔

سوم۔ بنارس والے ستیارتھ پرکاش کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دیانند در اصل آجکل کے دوسرے سادھوؤں کی طرح ایک سیدھا سادھا سادھو تھا جو کہ سنی سنائی باتوں پر یقین کر لیتا تھا۔ اور وہ کوئی بڑا محقق نہیں تھا۔ چنانچہ اسی ستیارتھ پرکاش میں اس نے لکھا ہے کہ چینی لوگ چین کے باشندے ہیں جو کہ ہندوستان میں آباد ہیں۔ دوسری جگہ لکھتا ہے۔ کہ جب محمود غزنوی سومناتھ کے مندر کو فتح کرکے بہت سے ہندوؤں کو قید کرکے غزنی لیجا رہا تھا تو راستے میں مکہ کے قریب پہونچکر اس نے دس ہزار ہندوؤں کو قتل کر ڈالا۔ سوامی دیانند کو اتنا بھی علم نہیں تھا کہ مکہ کہاں ہے۔ اور غزنی کہاں ہے۔ غرضیکہ اسی قسم کی بہت سی باتیں اس ستیارتھ پرکاش میں درج ہیں۔ جو کہ سوامی دیانند کی سادگی پر دلالت کرتی ہیں۔

چہارم۔ بنارس والے ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند نے انگریزی راج کی بڑی تعریف کی ہے۔ لیکن مروجہ ستیارتھ پرکاش میں بہت سے مقامات پر انگریزی راج کو بدیسی راج کہکر اس کی برائی کی ہے۔ مسٹر دھرمپال نے بنارس والے اصلی ستیارتھ پرکاش کے نسخہ کو دوبارہ چھاپ کر پبلک پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اس ستیارتھ پرکاش کو دیکھ کر آریوں نے یہ شور مچا دیا کہ یہ ستیارتھ پرکاش سوامی دیانند سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ لیکن دیباچہ میں مسٹر دھرمپال نے سوامی دیانند کی دستخطی تحریر کے ذریعہ اسبات کو بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ سوامی دیانند نے نہ تو اس ستیارتھ پرکاش کو رد کیا تھا۔ نہ ہی اس کو برا لکھا تھا۔ بلکہ اس کے متعلق برعکس اس نے اس کتاب کو مستند قرار دیا ہے۔ الغرض کتاب بالکل مستند ہے۔ ہر ایک مذہب کے واعظوں خصوصاً مسیحی منادوں کو چاہئے کہ اس کی ایک ایک کاپی اپنے پاس رکھیں تاکہ آریوں کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے وقت کام میں لائی جا سکے۔ اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔ حجم ساڑھے چار سو صفحہ ہے۔ اندر کے نئے خریداروں کو یہ ستیارتھ پرکاش مفت دیا جاتا ہے۔ اندر کی سالانہ قیمت تین روپیہ (سے) ہے۔ کتاب منیجر اندر لودیانہ کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

ارجن کا ناگوار فیصلہ

۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء کے ارجن کے صفحہ ۲ کے کالم ۱ کے نیچے درج

پنڈت صاحب اور گوروکل الشکار ہرشچند اور اندر چند جی کی بابت یہ پڑھکر ہمیں بڑا افسوس اور رنج آیا۔ اول یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہرشچند اور اندر چند۔ دونوں کو شاستروں کی تعلیم کا حصہ نہیں دی گئی۔ ورنہ وہ اس قسم کے خیالات ہرگز ظاہر نہ کرسکتے کہ ہم فلاں بات کو مانتے ہیں اور فلاں کو نہیں مانتے۔ ماننا نہ ماننا شنکیہ حالت میں ہوا کرتا ہے۔ اور شاستروں کی تعلیم کے بعد یہ شنکیہ حالت باقی نہیں رہتی۔ اس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ دونوں مہاشے شاستروں سے بے خبر ہیں۔ ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ارجن نے دونوں مہاشیوں کی ہتک کرتے ہوئے ساتھ ہی گوروکل جیسے بے نظیر یونیورسٹی کی ڈگری کو لایعنی اور فضول ثابت کیا۔ اور اس کی سالہا سال کی محنت اور شب و روز کی جانکاہی پر آن کی آن میں پانی پھیر دیا۔ یہ تو ہمارا اعتراض اُس وقت کہ سکتا تھا اور یہ کہنا اس کو اس وقت زیب دیتا تھا جبکہ خود ان دونوں گوروکل کے اسنکاروں سے بڑھ چڑھ کر ہوتا۔ جب بقول آپکے شاستروں اور اپنشدوں کے اور پڑھے ہوئے آریہ سماج کے حلقہ میں دو چار ہی آدمی ہیں اور خصوصاً شاستروں کے فاضل تو ان سے بھی کم نظر آتے ہیں۔ تو بھلا آپ کس باغ کی مولی ہیں کہ ان فاضلان گوروکل کی بابت یہ ناجائز فیصلہ کریں۔ کیا وہ مہاشے آپ سے لیاقت میں کم ہیں جنہوں نے ان کو شاستروں اور اپنشدوں کی تعلیم دی اور پھر امتحان لے کر ان کو پاس کیا اور بڑی خوشی اور اعزاز سے اُن کو یہ ڈگری عطا فرمائی۔ مگر ایسے نااہل تعلیم یافتہ اشخاص سے شروع ہی میں گوروکل سے نکلے تو بس ترقی تمام ہوئی۔ ہماری دانست میں جو فیصلہ انہوں نے کیا وہ بالکل درست اور شاستروں اور اپنشدوں

کی زیادہ مکمل اور کامل تعلیم پانے کے بعد کیا۔ جناب کی منطق قابل داد ہے۔ اس قسم کے خیالات کو بڑی اخلاقی جرات اور بے رو رعایت کیساتھ وہی شخص ظاہر کر سکتا ہے جس نے شاستروں کی تعلیم کا حصہ پائی ہو کہ ہم فلاں بات کو مانتے ہیں اور فلاں کو نہیں مانتے۔ اگر نامکمل تعلیم پانے والے ایسے علانیہ دلیری سے اس قسم کے فیصلے دیا کرتے ہیں تو ہم اپنے مہوصرے دریافت کرتے ہیں۔ کہ پھر مکمل تعلیم پائے ہوئے اس امر کی بابت کیسا فیصلہ دیا کرتے ہیں؟ اگر اس قسم کا انایانہ انا شنکیہ حالت میں ہوا کرتا ہے۔ تو ذرا آپ بتائیں کہ غیر شنکیہ حالت میں فیصلہ کیسا ہونا چاہئے؟ یہ سچ ہے کہ شاستروں کی تعلیم کے بعد یہ شنکیہ حالت باقی نہیں رہتی۔ وجہ یہی ہے کہ ان کے فیصلہ میں شک کو مطلق گنجائش نہیں ہے۔ ان کے اس اقرار میں شک کی مطلقاً بو نہیں آتی۔ یہ قطعی اور صحیح فیصلہ ہے۔ جو انہوں نے دوران لکچر میں کیا تھا۔ اور جیسا آپ بھی لکھتے ہیں کہ اندر چند ری ویدوں میں سائنس ہونے سے انکاری ہیں۔ اور ہر شخص جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور گورکل کے ان منقولوں ہی کو نہیں مانتے۔ دیانندی اخبارات نے جو اس وقت ایسی باتیں اُن سے منسوب کر دم سادہ یا تھا۔ وہ حق تھا۔ ایسے عالم فاضل پرشوں کی تحقیقات کے نتیجہ کو نہ مانا جائے۔ تو اور کس کی تحقیقات کے نتیجے کو مانا جائیگا ہم تو ان دونوں گورکل المنکاروں کے اس فیصلہ کی داد دیتے ہیں۔ ان کی حق گوئی پر اُن کو شاباش کہتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے بھی اُن کو یہی مشورہ دیتے ہیں کہ ہر ایک شے کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو سچ کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنا ست پرچہ کا مقولہ ہے۔ اور اپنے معزز ہمعصر کو صلاح دیتے ہیں کہ ایسے ایسے دویا بھوشنوں اور مہا مہوپادیاؤں کی شان میں ذرا سوچ سمجھ سے قلم اُٹھایا اور زبان کو کھولا کریں۔

جس جوان کی سوچ صداقت الٰہی سے ملون نہیں ہے وہ ذہنی طور پر خانہ گشتہ ہے۔ جو عناصر اخلاقی قدرت اور تناسب اور خوبصورتی کا اضافہ کرنے اور ترقی دینے والے ہیں وہ اس کے دسترخوان سے خارج

مُراسلات

خُداوند یسوع مسیح کی تاریخی ہستی

حضرت مسیح کی فرضی شخصیت کی تردید

(نوشتہ مسٹر جے۔ آر۔ رائے۔ جرنلسٹ لاہور)

گزشتہ سے پیوستہ۔

الحاد کا واہمہ اور نپولین کی ہستی

میں یہاں ڈروز کی تردید کرنے کی کوشش نہیں کرونگا کیونکہ اس کے لئے جداگانہ سلسلہ کی ضرورت ہے۔ اس اُستاد نے مسیح کی بابت روایات اور مسیح کی تاریخی شخصیت پر تاریخی پہاڑ سے بحث اُٹھائی ہے اس اعتبار سے ڈروز نی بور کا شاگرد رشید معلوم ہوتا ہے۔ اور اس بے مقدار فرقہ سے تعلق ہے۔ جن کا خاکہ شکسپیر نے اپنی "ڈ ٹرفس ٹیل" (حکایت سرا) میں کھینچا ہے۔ یعنی بعض یہی پوچھتے ہیں کیا میں آدمی ہوں؟ کیا میں جیتا جاگتا آدمی ہوں یا جمادات کا مجموعہ؟ میں اشٹر شیوو اس اور اُس کے ہمخیالوں سے زور سے سفارش کرتا ہوں کہ وہ ہنری۔ آر۔ ایونز کی کتاب "دی نپولین متھ" ضرور مطالعہ کریں جس میں جین باپ نست پرسے کی گرانڈ سے ٹم (عظیم الشان غلطی) بھی شامل ہے۔ اِن دونوں میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ نپولین بناپارٹ ایک فرضی نام ہے۔ حالانکہ ہم سب جانتے ہیں کہ نپولین کون اور کیا تھا۔ ہر مہینے یورپ اور امریکہ کے اخبارات اور رسائل میں اس عظیم الشان اور غیر معمولی آدمی کا ذکر ہوتا رہتا ہے۔

چار مہینے ہوئے میں نے کسی انگریزی اخبار میں پڑھا تھا کہ اسکے پاس دو سپاہی رہتے ہیں۔ جو سو برس سے اور بیرے ہیں جنہوں نے نپولین کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور اس سے بات چیت کی تھی۔ اگر ایونز اور پرسے نپولین جیسے شخص کو جسے مرے ہوئے آج صرف بانوے سال گزرتے ہیں محض فرضی قرار دیا ہے۔ تو ڈروز یا جے۔ ایم۔ ابرٹسن کا خداوند مسیح کو محض واہمہ قرار دینا تعجبات سے نہیں ہے۔

مخالفوں کی رائے:۔ جا ڈروز جو سرگرم ہوئے۔ ماسٹر صاحب اپنے مضمون میں انسائیکلوپیڈیا ببلکا کا حوالہ دیتے ہیں۔ اور ناچیز راقم بھی بڑی خوشی سے اسی کا حوالہ دیتا ہے۔ کیونکہ آپ کے لئے منہ ناطق ہے۔ اور یہ میرے لئے راحت ہے۔ کہ آپ کے حسب منشا سند پیش کرتا ہوں اس انسائیکلوپیڈیا کی تحریک جو سچی مذہب کے دشمنوں کی بھاگوت گیتا ہے۔ ابتدا ایڈنبر کے نامی عالم پروفیسر ولیم رابرٹسن اسمتھ نے کی تھی۔ مگر وہ اس کو تکمیل پر نہ پہنچا سکا۔ اس لئے یہ کام آکسفرڈ کے چین ادریل پروفیسر دینیات کنوسو کے سپرد کر گیا جس کو پروفیسر مذکور نے اپنے ہمخیالوں اور رفیقوں کے ساتھ ملکر انجام دیا اور چار ضخیم جلدیں مرتب کر کے ڈالیں خداوند مسیح کی نسبت ذیل کا اقتباس اُس کی دوسری جلد کالم ۲۲۳۵ لغایت ۲۲۵۴ جس پر مضمون جی نزد دیکھو

یسوع مسیح جو سچی مذہب کا بانی اور آدرش ہے۔ نسل کا یہودی تھا۔ ہیرودیس اعظم کی سلطنت کے اختتام کے وقت فلسطین میں پیدا ہوا تھا۔ اس کے بچپن کا گھر ناصرت میں تھا۔ جو صوبہ گلیل کا ایک قصبہ ہے۔ جس گھرانے سے وہ تھا وہ کم بضاعت تھا۔ لڑکپن میں دستکاری کرتا تھا۔ مگر جب جوان ہوا تو وعظ کرنے لگا۔ بہت جلد وہ وعظ و نیک مشہور ہو گیا اور شاگردوں کا ایک چھوٹا سا گروہ اُس نے پیدا کر لیا۔ مذہب مروجہ کی بے دھڑک حرف گیریوں سے حکمران گروہوں کو برانگیختہ کیا اور اپنی مختصر مگر نہایت عجیب و غریب زندگی کا صلیب پر خاتمہ کیا۔ یہ مختصر واقعات عہد جدید کی اُن کتابوں سے ماخوذ ہیں جو انجیلیں کہلاتی ہیں۔ اور یہی کتابیں مسیح کی تاریخ کی سب سے بڑی ماخذ ہیں۔ تاریخی نقطہ و نظر سے ان کتابوں کی قدر و قیمت

۲ یہیں سچ اخلاقی اور ذہنی بدصورتی کا نمونہ ہے۔

مختلف ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مسیح کی خدمت شفایابی اعجازی ہے یا نہیں ۔ یہ سوال نہیں ہے بلکہ ہمیں امر واقعہ سے سروکار ہے ۔ اور جب اس نظر سے تنقیدی کسوٹیوں پر اس کی خدمت شفایابی (معجزے) کو گھستے ہیں تو وہ بھی ایسا ہی زبردست تاریخی واقعہ ثابت ہوتی ہے ۔ جیسے مسیح کی نہایت معتبر تعلیمات اس اقتباس سے خداوند مسیح کی تاریخی ہستی انجیلوں کے بیانات تاریخی حیثیت سے بالکل صحیح اور قابل اعتبار ۔ اور ان کے معجزات تاریخی واقعات ثابت ہوتے ہیں ۔ خداوند مسیح کی لاثانی تعلیم کی بابت اسی مضمون کے اخیر میں یہ لکھا ہے ۔ اُس کی تعلیم کی روحانی سچائیاں بالکل پاک وصاف اور ہر زمانہ اور صدی کے موافق ہیں ۔ انسان خدا اور اخلاق اور نفس کی نسبت اس سے بہتر تصورات قائم کرنا بالکل ناممکن ہے ۔ ان مسائل کی بابت جو کچھ مسیح نے سکھایا ہے اس پر اضافہ کرنا محال ہے ۔ یہ خیالات فرسودہ اور کہنہ نہیں ہوگئے ہیں ۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ ہم نے اُس کے لطیف اور پاک خیالات کی اصلیت کو ابھی ابھی سمجھنا شروع کیا ہے ۔ یہ جواب ہے آپ کی اس لن ترانی کا کہ مسیحی مذہب کی تعلیمات دیگر مذاہب سے بہتر نہیں ۔ بلکہ یکساں اور مساوی ہے ۔ کیا ڈرمونڈ یا گمنام ۔ ڈبلیو ۔ بی اسمتھ اپنے اُستاد کو اس قسم کے خیالات ظاہر کرنے کے لئے صلیب پر چڑھا دینگے ۔

پروفیسر ہارناٹ کا قول ناطق

ہارناک شعلہ برلن یونیورسٹی جرمنی کے بدعت تراشوں کے گرو گھنٹال اور نقادان بائبل کے ہادی اور لیڈر ہیں ۔ وہ لکھتے ہیں ۔

"ایک وقت تھا جب سب سے پُرانے مسیحی صحائف جن میں عہد جدید بھی شامل ہے جعلسازیوں اور دھوکہ بازیوں کے مجموعہ اور مخزن سمجھے جاتے تھے ۔ مگر اب وہ وقت نہیں ہے ۔ سائنس کے لئے وہ ایک عجیب زمانہ تھا جس میں اُس نے کچھ سیکھا ۔ مگر اس کے بعد اسے اپنا آموختہ بہت کچھ فراموش اور نظرانداز کرنا پڑا ۔ ۔ ۔ ۔ کلیسیا کی پُرانی سے پُرانی کتابیں بڑی بڑی باتوں اور بہت سی تفصیلوں میں علمی تنقید کے اعتبار سے صحیح اور قابل اعتبار ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ تمام نئے عہدنامہ میں صرف ایک صحیفہ ایسا ہے جسے ہم نادُرست سمجھ سکتے ہیں اور یہ پطرس کا دوسرا خط ہے ۔" یہ شہادت مسیحی مذہب کے ایک زبردست دشمن کی ہے ۔ جسے میں نے آپ کی تشفی کے لئے نقل کیا ہے ۔ کیونکہ جو آپ کے موافق ہیں ۔ ان کا قول آپ کے لئے بمنزلہ سند ناطق ٹھہرے گا ۔

کابرٹسن اسمتھ

پروفیسر ولیم ۔ ابرٹسن اسمتھ جو انسائیکلو پیڈیا بیلکہ کے مخزن اور برطانی مخالفان مسیحیت کے نہایت سربرآوردہ لیڈر تھے ۔ یہ لکھتے ہیں بائبل کے اندر خدا اور انسان کے نہایت پاک تعلقات کی ایسی عمدہ تصویر موجود ہے کہ ہمیں اس کے لئے بائبل سے باہر جانیکی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ بنی اسرائیل پر خدا کا جو فضل وکرم تھا ۔ اور جسے مسیح یسوع کے وسیلے انتہا کے درجہ پر پہونچایا گیا ہے ۔ وہ بائبل میں موجود ہے ۔ اور دکھایا گیا ہے ۔ کہ مذہبی تعلقات رفتہ رفتہ کیسے بڑھے ہے ۔ تاریخ عالم ہم کو نہیں بتاتی کہ عہد جدید کی تعلیم میں کسی اضافہ اور ازدیاد کی ضرورت ہے ۔ انیسویں صدی میں ہم اسی جگہ کھڑے ہیں جہاں مسیح پہلی صدی میں تھا یعنی جیسا وہ اپنے شاگردوں سے افضل وبالاتر تھا ۔ ویسے ہی آج وہ ہم سے بھی ہے ۔ وہ اُستاد کامل اور سچے مذہب کی رفاقت کا سرچشمہ اعظم ہے ۔

ارنسٹ رینان

رینان فرانس کا نہایت مشہور مورخ ہوگزرا ہے ۔ وہ عقلیت کا دلدادہ تھا ۔ اس نے خداوند مسیح کے واقعات عمری اور انجیلوں اور حواریوں کے متعلق تین چار کتابیں لکھی ہیں ۔ لندن کی ریشنلسٹ پریس ایسوسی ایشن نے ارزاں داموں پر ان کے فروخت کرنے کا اہتمام خاص کیا ہے ۔ جب رینان "لائف آف جیزز" مرتب کر رہا تھا تو ملک فلسطین میں گیا ۔ اور انجیلوں کے تمام بیانات کی جغرافیائی وتاریخی تصدیق کی ۔ وہ لکھتا ہے ۔ اس تاریخ نے جو فاصلہ پر ایک بے اصل دنیا کے بادلوں میں معلق تھی ۔ ایک ایسی صورت اور پختگی اختیار کی کہ میں حیران اور ششدر رہ گیا (انجیلوں) کے بیانات مقامات کے عین موافق پائے گئے ۔ انجیل نے ایک پانچویں انجیل کے اوراق منتشر پائے ۔ جنہیں ہر کوئی پڑھ سکتا ہے ۔ متی اور مرقس کے بیانات پڑھکر جس مجرد ہستی کا خیال پیدا ہوتا ہے ۔ اس کی ہستی مشکوک ٹھہر سکتی ہے ۔ مگر وہاں پر میں نے ایک عجیب وغریب جیتی جاگتی چلتی پھرتی انسانی ہستی دیکھی جس سے اس کی مراد یہ ہے کہ اس نے خداوند مسیح کی تاریخی اور حقیقی ہستی کے تمام آثار اور انجیلوں کے بیانات کو ہوبہو صحیح پایا ۔ یہ کیسی قیمتی شہادتیں پیش ہوئیں وہ مخالفوں کی ہیں جو عیسائی مذہب کے استیصال کے درپے ہیں ۔

کو اس ملک کے عین موافق پانے سے جہاں اس کا جنم ہوا تھا ۔ مجھ پر ایک نئی سچائی کا انکشاف ہوا ۔ میں نے وہاں پر ایک

خداوند مسیح اور بائبل کی نسبت غیر عیسائی خیالات

اگر میں اپنے دعاوی کے ثبوت میں مسیحی مذہب کے پیرؤوں کی آرا اور خیالات پیش کروں تو آپ کو لاگ اور کشش کا شبہ ہوگا ۔ اس لئے میں آپ کے حسب منشا ان لوگوں کے قول کو پیش کرتا ہوں ۔ جو مسیحی مذہب کے معتقد نہ تھے ۔ مگر راستی اور سچائی کے شیدا اور نیک نیت تھے ۔ جیسا اُن کے ناموں سے ظاہر ہے ۔ یہ لوگ مختلف علوم کے ماہر اور اُستاد یکتا ہیں ۔ اُن کے قول مستند سمجھے جاتے ہیں ۔

جے جے روسو

یہ مشہور فرنچ عالم ۔ کیا ایسی کتاب (بائبل) جس میں لطیف پاک اخلاقی سچائیاں اور معرفت کی دانش وحکمت کوٹ کوٹ کر بھری ہے ۔ انسان کی ایجاد ہو سکتی ہے ؟ کیا وہ شخص (خداوند مسیح) جس کی تاریخ اس میں مذکور ہے ۔ انسانی ہستی ہو سکتا ہے ۔ اس کے اطوار کیسے پاک اور لبھانیوالے تھے ۔ اُس کی تعلیم میں کیسی نیکی اور راستی تھی ۔ اور اس کے قول کیسے شائستہ اور لطیف ۔ اخلاق اپنے ہموطنوں سے حاصل کیا تھا ۔ جس کا وہ خود نمونہ اور عامل تھا ۔ اگر سقراط کی زندگی اور موت فلاسفر جیسی تھی تو مسیح کی زیست اور مرگ دیوتا جیسی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

لیسنگ

جرمن عالم عقلیت ۔ مسیحی مذہب نے ایک عظیم الشان معبد کھڑا کر دیا ہے ۔ جو نہایت خوبصورت اور

وسیع ہے۔ اُس کا اثر اُبھارنے والا ہے۔ اُس کی مقدس چاردیواری کے اندر شریف اور پاک ترین آدمی پیدا ہوئے اور اُنہوں نے اس سے تحریک و تقویت پائی۔ بنی آدم سب سے زیادہ مسیحی مذہب کے مرہون ہیں۔

ٹامس پین۔ امریکن دہریہ۔ جو کچھ یہاں پر لکھا گیا ہے کتاب "عہد عتیق" وہ مسیح کے اصل کیرکٹر کے کوسوں دور ہے وہ نیک اور پاکباز آدمی تھا جس اخلاق کی اُس نے تعلیم دی اس کا خود عامل تھا۔ وہ نہایت اعلے اور ارفع تھا اس سے بڑھ کر بیہانا ناممکن ہے۔

فکٹ۔ مشہور جرمن فلاسفر۔ یہ ایک نہایت پُرانا۔ اور واجب التعظیم صحیفہ (بائبل) ہے اگر بہ حیثیت مجموعی اس پر نگاہ ڈالو تو وہ اعلے ترین دانائی سے مملو نظر آتی ہے اس میں وہ تعلیم ملتی ہے جو فلاسفروں کے مباحث کا موضوع اور مرجع ہے۔ قیامت تک تمام سمجھدار یسوع ناصری کے سامنے سر خم کرتے اور وہ اس بڑے اعجوبہ کی بے نظیر شوکت کو ادب و عزت سے مانتے رہینگے۔

جین پال رکٹ۔ جرمنی کا مشہور آزاد خیال عالم "مسیح مبارک شخصوں کے درمیان پاک ترین اور مقدسوں کے درمیان عظیم ترین، اُس نے اپنے چھیدے ہاتھوں سے سلطنتوں کو بنیادوں سمیت اُٹھایا۔ تاریخ عالم کی رَو کو پلٹ کر دوسری طرف پھیر دیا۔ وہ اب تک صدیوں پر حکمران ہے اور اُن کی رہنمائی کر رہا ہے۔

راجہ رام موہن رائے۔ برہمو سماج کا لیڈر۔ "مدت تک مذہب کی سچائی کا کھوج لگانے سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مسیح کی تعلیم سب تعلیموں سے بڑھکر اخلاقی اصولوں کے موافق اور ذی عقل ہستیوں کے عمل و استفادہ کے حق میں ہے۔

اگست کونت۔ فرانس کا مشہور فلاسفر۔ پازیٹوازم کا بانی۔ ذاتی اخلاق کمال کے حصول میری تمنا ہے۔ اسے میں اس قابل تعریف صورت میں پیش کرتا ہوں جیسے صوفیوں کے سب سے بڑے صوفی مسیح نے اپنے طور پر تیار کیا ہے۔ اے مسیح تو مجھے اجازت دے میں تجھے دل و جاں سے عزیز رکھوں۔ اگر میں اپنے کو پیار کروں تو بھی تیری خاطر سے"۔

ڈیوڈ اسٹراؤس۔ اُنیسویں صدی کے جرمن فلاسفروں میں سے ایک مشہور فلاسفر اور محقق تھا۔ جن اشخاص نے بنی آدم کے حاشیہ اخلاق کو مکمل کرنے کی شہرت پائی ہے۔ مسیح ان کے درمیان برتر اور افضل ترین ہے۔ اُس نے ہمارے اخلاقی آئیڈیل کی تکمیل کی۔ جو پہلے ادھورہ اور ناقص تھا۔ اُس نے نیکوکاری کا خوشنما نمونہ قائم کر کے اس کے اندر جان اور تازگی بخش گرمی پیدا کی۔ خدا اور انسان کی محبت تنزکیہ نفس اور شخصی زندگی کے لئے اُس نے جو تعلیم دی ہے اس میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔

کیشب چندر سین۔ برہمو سماج کے نہایت ممتاز لیڈر۔ وہ (مسیح) عام انسانوں سے بالاتر تھا۔ خدا نے اُسے بنی آدم کے سدھار کو بھیجا تھا۔ انجیلوں کی اخلاقی تعلیم میں میری رائے میں سب سے شاندار تعلیم ایک دوسرے کو معاف کرنا۔ اور دوسروں کے فائدہ کے لئے ایثار سے کام لینا ہے۔ ان زرین سچائیوں کی کس خوبی سے تعلیم کی گئی اور مسیح کی اپنی زندگی میں کس طرح ان کی عملی تشریح و توضیح کی گئی۔

(باقی دارد)

ضرورت

ایک ایسی لائق اُستانی کی ضرورت ہے (جو ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس ہو) اور ان جماعتوں میں تعلیم دینے کے لائق ہو جو انگریزی اور ورنیکلر زبانوں میں اُستانی کے امتحانات کے لئے تیاری کرتی ہیں۔ تمام درخواستیں پرنسپل صاحب وناماکر گرلس ہائی سکول الہ آباد کے نام آنی چاہئیں۔

ہندوستان دارالامان

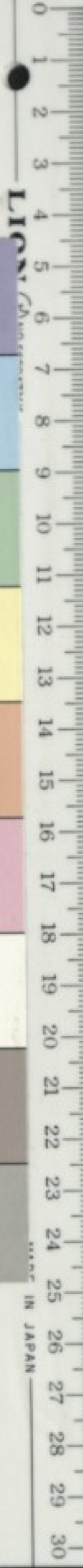
عرب دارالحرب

میں نے گزشتہ آرٹیکل میں وعدہ کیا تھا کہ میں محمدی صاحبان کو دکھاؤنگا کہ مسلمانوں کے واسطے کونسا ملک دارالامان ہے۔ اور کونسا دارالحرب ہے۔ کانپور کی مسجد کے غسلخانہ گر جانے سے کتنا وہ اندیش محمدی ہندوستان کو دارالحرب کہنے لگ گئے مسلمانوں کے واسطے وہ ملک جس میں محمدی اپنے دین ایمان کی تمام شرائط پورا کر سکے وہ ملک دارالامان ہے۔ ورنہ دارالحرب اب دیکھنا چاہئے کہ کس ملک میں یہ شرط پوری ہوتی ہے۔

مسلمان کہتے ہیں کہ اسلام میں بہتر اور تہتر فرقے ہیں اگرچہ مرحوم پادری رجب علی صاحب اور مرحوم پادری ٹھاکر داس صاحب نے رسالہ تفتیش الاسلام میں ایک سو پچاس فرقے بمعہ ان کے عقائد کے لکھے ہیں۔ اور یہ رسالہ اُس وقت کی تصنیف ہے جبکہ صرف ۱۵۰ ہی فرقے تھے۔ مگر اب تو اُن میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ فرقہ نیچری نو ۱۵۱ فرقہ احمدیہ قادیانی مسلمان پچاس اور ۱۵۲ ۱۵۲ ہوئے۔ فرقہ چکڑالوی ۱۵۳ ہو گئے۔ اب ایک نیا فرقہ مسٹر دھرم پال ایجاد کر رہا ہے۔ غرضیکہ بے حساب فرقے ہیں۔ اور سب مسلمان ہیں ہر ایک اپنے ہی آپ کو سچا مسلمان قرار دیتا ہے۔ اپنے آپ کو ناجی سمجھتا ہے۔ باقی سب جہنمی ہیں ہمیں اس سے غرض نہیں۔ وہ جہنم میں جاویں یا بہشت کو۔ مگر پوچھنا یہ ہے کہ اسی دنیا میں ان تمام فرقوں کے واسطے کونسا ملک دارالامان یا دارالامان ہے جس بات کا رونا اہل اسلام رو رہے ہیں وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے واسطے اسلامی ممالک ہی دارالامان ہو سکتے ہیں۔ جہاں اسلام کی شرع کے مطابق عملدرآمد ہے۔

عرب۔ ٹرکی۔ فارس۔ افغانستان۔

پہلے منبع اسلام عرب کو لے تو جہاں اسلام کی جمہوری سلطنت ہے۔ جس کا کوئی بادشاہ نہیں۔ جو برائے نام سلطان



ٹرکی کے زیر سایہ ہے۔ سب سے بہتر دارالامان مسلمانوں کے واسطے یہی ہونا چاہیے۔ لیکن مسلمان حاجی جو غیر ممالک سے عرب میں جاتے ہیں وہ روتے ہی آتے ہیں۔ اگر زندہ آجاویں تو حضرت کے ننھیال بعد ان کی جان ومال کے لاگو۔ ہر وقت اُن کے درپے رہتے ہیں۔ ہر مسلمان کی جان مسلمانوں ہی کے خوف سے دارالحرب میں رہتی ہے۔ مال لٹ جاتا ہے۔ جانیں ہلاک ہوتی ہیں۔ آئے دن یہی دکھ روئے جاتے ہیں۔ شاید آپ کہیں گے کہ وہ لٹیرے لوگ ہیں۔ ہم اُن کو مسلمان نہیں کہتے۔ اچھا صاحب یہ بھی مانا۔ مذہبی لحاظ سے دیکھو اگر مسلمان ہو۔ اور سچے ہو۔ تو خواجہ کمال الدین صاحب کو جو اسلام کے بڑے غیرتمند ہیں اور اس وقت چار ابرو کا صفایا کر کے انگلستان کو مسلمان بنانے کی ٹھان کر لندن میں براجے رہے ہیں۔ انہیں کہئے کہ ذرا آتے ہوئے حج بھی کر آویں۔ اور دارالامان عرب میں مرزائی اسلام کی اشاعت کرتے آویں۔ اگر سلامت آجاویں تو ہم بھی مان لیں گے۔ کہ

گر اب کے پھرے شیخ جی کعبہ کے سفر سے
تو جانو پھرے شیخ جی اللہ کے گھر سے

دوسرا ٹرکی لیجئے۔ کیا ٹرکی میں ہر ایک مسلمان فرقہ اسی آزادی اور جان کی سلامتی سے اپنے مذہبی فرائض ادا کر سکتا ہے۔ کیا ایک شیعہ قسطنطنیہ کی مسجد صوفیہ میں کھڑا ہو کر اذان دے سکتا ہے۔ اور اصحاب پر تبرہ بول سکتا ہے۔ تعزیہ قسطنطنیہ میں بنا سکتا ہے۔ ایک مرزائی ٹرکی میں قادیانی پیر کو مسیح موعود کہہ سکتا ہے۔ مسلمانو آپ کی عقل کہاں ہے۔ کیوں آرام کی گرانی ہو رہی ہے۔

تیسرا۔ فارس کو یا سُنی۔ وہابی۔ مرزائی وغیرہ فارس میں باامان رہ سکتے ہیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا تحریر موجود ہے۔ کہ ایک افغان مرزا قادیانی کی بیعت کر کے افغانستان کو گیا تو امیر کابل نے اُس کا کیا حال کیا۔ کس طرح اس کو جان سے مار۔ اگر میں غلط کہتا ہوں تو تجربہ کر کے دیکھو۔ حکیم نورالدین صاحب کو کہئے کہ ذرا پھرتے پھراتے کابل تک ہو آویں اور وہاں وعظ سُنا آویں۔ کم سے کم حج ہی کر آویں۔

اب اس قدر بے حساب فرقے جو ہندوستان میں ہیں۔ اور نئے نئے فرقے نکلتے ہیں کسی کو بھی شکایت ہے۔ کہ وہ موجودہ گورنمنٹ کے سبب سے ارکان اسلام کے ادا کرنے سے قاصر ہے اب ایمان سے خدا لگتی کہو۔ کہ دارالامان کونسا ملک ہے۔ اور دارالحرب کونسا۔ اگر اس پر بھی آپ کی تسلی نہیں تو آپ سنت نبوی پر عمل کر سکتے ہیں جس طرح انہوں نے قریش سے تنگ آکر مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی آپ تمام مسلمان ہندوستان اسلامی ممالک کی طرف ہجرت کر جاویں۔ دل ماشاد چشم ماروشن۔ ایشیا۔ ٹرکی میں جو ظفر علی خاں صاحب نئی بستیاں آباد کرنے کے واسطے ہندوستان سے روپیہ مانگتے تھے۔ روپیہ بھی ساتھ لیتے جاتے اور خود ہی جا کر اُن اُجڑے ممالک کو آباد کر لیجئے۔ افریقہ عرب۔ ٹرکی۔ فارس۔ افغانستان کے کوہ و دشت غیر آباد پڑے ہیں۔ آپ وہاں تشریف لے جاویں۔ اُن جنگلوں کو منگل بنا دیں۔

انگلستان ایک آزاد ملک ہے۔ قوانین آزادی کے ہیں ہندوستان اُس کے ماتحت ہے۔ یہاں ہر ایک شخص آزاد ہے۔ قانون کا پابند رہ کر ہر ایک اپنے گھر میں خود مختار بادشاہ ہے۔ البتہ اگر قانون کو پاؤں تلے لتاڑو گے تو ضرور اُس کا خمیازہ اُٹھاؤ گے۔ آپ کیا۔ کوئی ہووے۔ یہاں سب سے یکساں سلوک ہے۔ انگریز ہووے یا ہندوستانی ہووے۔ ہندو ہووے یا مسلمان ہووے۔ اگر ہندوؤں نے سڈیشن کیا تو گورنمنٹ نے اُن کی رعایت نہیں کی۔ اُن کو بھی کالے پانی۔ برہما۔ مانڈلے کی ہوا کھلا دی۔ اور اگر اب مسلمانان کانپور نے سرکار کا مقابلہ کیا تو منہ کی کھائی۔ برادران اسلام

یاد رکھو کہ عموماً تمام دنیا کے واسطے گورنمنٹ انگریزی دارالامان ہے۔ خصوصاً اسلامی فرقوں کے واسطے کہ اس کے زیر سایہ ہر ایک محمدی فرقہ آزادی سے اپنے مذہبی فرائض ادا کرتا ہے۔ کوئی روک نہیں۔

پس دارالامان ہندوستان کی خیر مانگو اور عرب دارالحرب کو خیرباد کہو

راقم واعظ۔

تعلیم کفارہ

گزشتہ سے پیوستہ

اس کے سوا ایک اور انوکھا جو قرآن میں آیا ہے۔ جس کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں

۱ اولٰئک الذین حبطت اعمالھم فی الدنیا والآخرۃ ومالھم من نصرین۔ یعنی وہ وہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں تباہ ہو گئے۔ اور اُن کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ عمران ۳ رکوع۔ پھر آیا ہے۔ ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الآخرۃ من الخسرین مائدہ ا رکوع۔ مثل الذین کفروا بربھم اعمالھم کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف لا یقدرون مما کسبوا علی شیء۔ مثال ان کی جو اپنے رب سے منکر ہوئے اُن کے اعمال جیسے راکھ جس پر زور کی آندھی چلے۔ کچھ ہاتھ میں اپنی کمائی سے۔ ابراہیم ۳ رکوع۔ وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلنہ ھباءً منثورا۔ اور ہم پہنچے اُن کے کاموں پر جو کئے تھے۔ پھر کر ڈالا اُن کو خاک اُڑتی۔ فرقان ۳ رکوع۔ والذین کفروا فتعسا لھم واضل اعمالھم ذلک بانھم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالھم۔ یعنی جو لوگ کافر ہوئے اُن کو ٹھوکر اور کھوئے اُن کے اعمال۔ یہ اس پر کہ انہوں نے پسند نہ کیا جو اللہ نے اُتارا تھا۔ پھر ناپید کر دیے ان کے اعمال۔ محمد ا رکوع۔ ذلک بانھم اتبعوا ما اسخط اللہ وکرھوا رضوانہ فاحبط اعمالھم۔ یہ اس لئے ہے کہ وہ چلے اس راہ پر جس سے اللہ بیزار تھا۔ اور نہ پسند کی اس کی خوشنودی۔ پھر اس نے ان کے اعمال ناپید کر دیے محمد ۳ رکوع۔ ما کان للمشرکین ان یعمروا مسجد اللہ شٰھدین علی انفسھم بالکفر اولٰئک حبطت اعمالھم وفی النار ھم خالدون۔ یعنی مشرکوں کا کام نہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں اور مانتے جاتیں

کفر گویہ لوگ وہ ہیں جن کے اعمال ناپید ہوگئے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہنے والے ہیں۔ توبہ ۱۰ رکوع ۲۔

اوپر کی تمام مثالوں میں اعمال پر فیصلے آئے ہیں۔ اور یہ اعمال ایماندارون کے نہیں۔ بلکہ کفار کے اعمال بتائے گئے ہیں اُن کی نسبت یہ بات آئی ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں ناپید کئے جارہے ہیں۔ اور ناپید کئے جائینگے ؛

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال کے موافق سزا جزا دے گا۔ جن کے اعمال ناپید کئے جارہے ہیں یقیناً وہ بداعمال نہیں۔ کیونکہ اگر وہ بداعمال ہوں تو قیامت کے روز بندوں کو سزا اور نقصان کا وہ دُکھ لاحق نہیں ہوسکتا جس کا ذکر آیات میں آیا ہے۔ لہٰذا بدوں کے اعمال ناپید ہونے سے اللہ کے روبرو اُن کا کوئی بدفعل باقی نہ رہیگا جس پر سزا کا حکم لگایا جائے۔ لہٰذا بدکار بغیر سزا کے ضرور چھوٹ جائینگے اور خدا کا عدل و انصاف نہ رہیگا۔

یا وہ نیک اعمال ہوسکتے ہیں۔ اگر اللہ نے بدوں کے نیک اعمال دنیا اور آخرت میں ناپید کرچھوڑے تو خدا کے آگے اُن کے نیک اعمال کا اجر دینے کے لئے کچھ نہیں رہیگا۔ اُن کو اُن کے نیک اعمال اور ان کے اجر سے محروم کردینا اُن کے نیک اعمال کی جزا سے محروم کرنا ہوگا۔ اگر خدا ایسا کرے تو بھی اُس کا عدل و انصاف فنا ہوا۔

مزید برآں ہم نے پیشتر دکھایا ہے کہ اللہ بندوں کے نیک و بد جمیع اعمال و افعال کا خود ہی خالق ہے۔ بندوں کے جمیع نیک و بد اعمال و افعال خدا کے اعمال و افعال ہیں۔ اب اگر اللہ نے زید کے نیک و بد اعمال میں سے کسی قسم کے اعمال و افعال ناپید کردیا تو اللہ نے اپنے ہی اعمال و افعال کو ناپید کیا جب اللہ کے نیک یا بد اعمال ناپید ہوگئے۔ تو سزا و جزا کا کس پر فتوے لگایا جاسکتا ہے؟ زید پر خواہ نیک ہو یا بد کوئی فتوے قائم نہیں ہوسکتا۔ نہ زید سزا جزا کا مستوجب ہے۔ اگر زید کو مستوجب سمجھا جائے تو زید پر جبر ثابت ہوا۔ اگر زید کچھ خدا پر فتوے لگایا جائے تو خدا خود ہی حاکم اور خود ہی محکوم اور خود ہی محکم ہو کر خود پر ہی فتوے لگانے والا ٹھہرا۔

غرضیکہ جس قدر گناہ اور نیکی اور نیک و بد اعمال اور نیک و بد کی زیادہ حقیقت دریافت کرتے ہیں اور جس قدر سزا کی مرزائی فلاسفی کے مسلمات کو دیکھتے ہیں۔ اور بندوں کے اُن کی جبر سے آزاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ مشکلات اور پیچیدگیاں بڑھتی جاتی ہیں۔ اور ہمارے مخاطب کے مسلہ طریق نجات کی کراہیت ظاہر ہوتی جاتی ہے۔

جہاں تک گذشتہ بیان پر گہری نگاہ ڈالی جاتی ہے وہیں تک یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے مخاطب نے تعلیم کفارہ کے مقابل خود پارشیو طریق نجات کو دستہ سمجھا ہو اور قرآن و حدیث وغیرہ کا بیان بھی اسی طرف کو جھکا ہوا نظر آیا ہے۔ ہم چاہتے کہ قرآن و حدیث سے اس طریق کی کیفیت زیادہ سنائیں۔

پارشیو طریق نجات سے مراد ایسا طریق نجات ہے کہ جس میں گنہگار صرف گناہ کرکے ہی نجات پاسکتا ہے۔ نیکی کمانے سے وہ نجات سے دور ہوجاتا ہے۔ اس طریق کا مزید بیان آگے کو کیا جاتا ہے۔ باقی آئندہ

ڈیرہ دون میں پادری پی جونس صاحب ساکن آسام کا پہلا لکچر۔

کلام کا ورد۔ یوحنا کی انجیل ۳ باب ۱-۱۷ معرفت پادری جان فورمن صاحب

ترجمہ پادری جان فورمن صاحب۔

اس سے پہلے کہ میں آپ کو وہ پیغام سناؤں جس کو مسیح نے مجھے عنایت کیا ہے۔ اپنی خوشی کے اظہار کرنیکی اجازت اس موقعہ کے لئے چاہتا ہوں جو خدا سے مجھ کو ملا ہے۔ دعا کیجئے اور عبادتوں میں شریک ہوجائیے ابھی شملہ اور منصوری میں لوگوں کو کثرت سے برکت ملی کیونکہ وے دعا میں لگے رہے پس ڈیرہ کے مسیحیوں سے بھی درخواست ہے کہ لڑکیاں اور تمام جماعت دعا میں لگی رہے۔

یوحنا ۲۳-۲۴ باب بہتیرے جو ایمان لائے لیکن یسوع اُن پر ایمان نہیں لایا۔ مضمون۔ ایمان۔ اس وقت میں ایمان کا بیان کرونگا۔ میں یہ بیان نہیں کرونگا کہ ہم مسیح پر ایمان لائے بلکہ یہ کہ آیا مسیح ہم پر ایمان رکھتا ہے؟ جیسے کہ مسیح ہم پر بھروسہ رکھتا ہے ؛

بائبل کی مضمونی تقسیم سے تاریخی تقسیم سے کبھی فایدہ ہوتا ہے۔ یہاں دوسرے اور تیسرے باب میں فرق ہے۔ دونوں بیان ایک ہی باب میں ہونا چاہیے تھے۔ اگر ان دونوں بیانوں کو ملا کر پڑھیں جو دوسرے اور تیسرے ابواب میں ہے تو معلوم ہوتا ہے۔ مسیح نے کیوں لوگوں پر اپنے آپ کو نہیں چھوڑا تو تیسرے باب میں اس کا سبب بتلایا جاتا ہے۔ یہودیوں کی تواریخ سے اس کا حال معلوم کریں۔

نقودیمس رات کے وقت مسیح کے پاس آیا۔ بعضوں نے سوچا کہ یہودیوں نے اُس کو مسیح کے پاس بھیجا کہ نقودیمس نے جو کچھ مسیح سے کہا وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ قوم کی طرف سے کہا نقودیمس کی خواہش سے اور نیز قوم کی خواہش سے معلوم کرسکتے ہیں کہ لوگ مسیح سے کیا چاہتے اور مانگتے تھے۔

کیا سبب ہو کہ مسیح نقودیمس پر ایمان نہیں لاسکتا تھا؟ چونکہ نقودیمس کا ایمان ایسا تھا جس سے مسیح اس پر بھروسہ نہیں کرسکتا تھا۔

ہمارے ایمان کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ ایمان جو ہے طرفین سے ہوتا ہے۔ جیسا محبت دو طرف سے ہوتی ہے۔ ویسے ہی ایمان ہووے۔ جب ایک طرف سے بھروسہ ہوتا تو دوسری طرف سے بھی بھروسہ ہووے۔ جب کوئی صدق دلی سے مسیح پر ایمان لاتا تو مسیح بھی اُس پر بھروسہ کرتا۔

سوال۔ کیا آپ یسوع پر ایمان لاتے ہیں؟ جواب۔ ہاں۔ تو کیا یسوع آپ پر بھروسہ کرتا ہے۔ بلاشک۔

مثلاً جب اندھیرا ہوا اور ہم کو معلوم نہیں ہے تو کیا ایسے وقت میں یسوع تم پر بھروسہ رکھ سکتا ہے۔

اب نقودیمس کی خواہش اور یہودی قوم کی خواہش کہ ہماری مدد کرے اور وہ چاہتا ہے کہ یسوع یہ ظاہر کردے پر مسیح یہ ظاہر کرے کہ نہیں میں نہیں کرونگا۔ تو کیا ایسے وقت میں بھی بھروسہ رکھ سکتے ہیں۔ مسیح کا ارادہ بغیر دریافت کئے اور جانے اگر کوئی مصیبت آجاوے تو کیا ایسی حالت میں بھی ایمان رکھینگے روشنی کے وقت تو بھروسہ رکھنا آسان ہے۔ پر کیا تاریکی کے وقت میں بھی بھروسہ رکھ سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو مسیح کہتا کہ میں بھی تم پر بھروسہ نہیں رکھتا۔

جب ابراہم کو خدا نے بلایا وہ بغیر جانے اس راہ میں چل نکلا جس کو وہ نہیں جانتا تھا۔ وہ خدا پر بھروسہ کرکے چلدیا لوگوں کی نظر میں تو ایسا آدمی پاگل ہے۔ پر ابراہم خدا پر پورا بھروسہ رکھتا تھا۔ اس لئے خدا ابراہم پر بھروسہ رکھتا تھا۔

کیا اندھیرے میں بھی تم خدا پر ایمان لاسکتے ہو۔ جبکہ کچھ نظر نہیں آتا ہو تو خدا بھی تم پر بھروسہ رکھیگا۔

کیا جب ہمارے ارادے خداوند تبدیل اور گڑبڑ کرتا ہے تو کیا ایسی حالت میں بھی اس پر بھروسہ رکھینگے۔ جیسا کہ نقودیمس کا حال تھا کہ اگر تو ہماری اس حالت میں امداد نہ کرے تو ہم تجھ پر بھروسہ نہیں رکھ سکتے۔ مسیح کہتا ہے میں بھی تم پر بھروسہ نہیں رکھ سکتا۔

ہم نے کیا سوچا ہے ہر ایک آئندہ کے لئے کوئی نہ کوئی ارادہ اپنے دل میں رکھتا اور باندھتا ہے۔ اگر کسی کا باندھا ہوا ارادہ پورا نہ ہو تو کیا ایسی حالت میں بھی مسیح پر ایمان رکھو گے۔ ذرا ابراہم پر خیال کرو۔ خدا نے ابراہم سے اضحاق کے بارے میں کیا وعدے کئے کہ اُس کی نسل میں کیسی برکتیں ہونگی اور ضرور ابراہام نے اضحاق کو پاکر آئندہ برکتوں پر سوچا ہوگا۔ پر جب خدا نے وعدے کئے ہوئے فرزند کو طلب کیا ہو سکتا تھا کہ ابراہام کہتا میری بی بی کرنے سے۔ میرے نوکروں کو لے پر نہیں اس نے خدا پر ایمان رکھا اور جب موریا پہاڑ پر اضحاق کو لے گیا۔ خدا نے کہا ابراہام میں نے جانا کہ تو مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔

کیا تم اس حالت میں ایمان رکھ سکتے ہو۔ جبکہ خدا آپ کے تمام ارادوں کو بدل دے ۲۵-۲۶ برس ہوئے جب میں اس ملک میں آیا بڑے بڑے ارادے کئے۔ پر خدا نے سب کو توڑ دیا۔ کیا آپ بھی ایسی حالت میں خدا پر بھروسہ رکھیں گے اگر خدا آپ کے ارادوں کو توڑ دے۔ بدل دے تو کیا اُس پر ایمان رکھوگے۔

اگر خدا آپ کا نقصان کرے حقیقتاً تو خدا کسی کا نقصان نہیں کرتا۔ پر ظاہر تو کیا ایسی حالت میں اس پر ایمان رکھو گے

جیسا یہودیوں میں اور دوسری قوموں میں لڑائیاں ہورہی تھیں مسیح نے ان کو ایسی تاریک حالت میں امداد دینے سے انکار کیا تو قوم کا غصہ بھڑکا اور یوں وہ درہم برہم ہوگئے۔

ساؤل کا حال۔ خدا کے فرمان کی خلافی کی۔ لالچ دل میں آگیا۔ خدا کی نافرمانی کی۔ اسلئے خدا نے آگے کے واسطے اس پر بھروسہ نہیں رکھا۔

کیا اگر خدا ہمارے فائدے کے لئے کچھ نقصان بھی کرے تو کیا ایسی حالت میں بھی ایمان رکھینگے۔ مثلاً اگر کوئی جوان کہے کہ میں اچھے کام کرنے میں کوشش کرونگا۔ اور اگر اُس میں کچھ رکاوٹ آجاوے تو کیا ایماندار رہینگے۔ یاد رکھئے خدا نے بہت امانت بخشی ہے۔ کیا آپ الٰہی امانت میں ایماندار ہیں؟

امانت میں۔ اوّل اپنا نام دیا۔ مسیح کا نام پاکر ہم نے مسیح کے ساتھ کیا کیا۔ آیا اُس کو عزت دیتے یا بے عزتی کا باعث ہوئے پھر مسیح کے نام کو لیکر آپ نے کیا کیا۔۔۔ غیر مسیحی آپ کو دیکھکر کیا کہتے ہیں۔ جب مسیح کے نام سے ہم ملقب ہوئے آیا لوگ ہمارے میں اس نام کی عزت کرتے تعریف کرنے کا موقعہ پاتے یا جب غصہ ہوتے جھوٹھ بولتے تو گویا اس اسم اعظم کی بیعزتی کا سبب ٹھہرتے۔

دوئم مسیح نے اپنا جلال ہمارے سپرد کیا ہے۔ اُس کے نام کے ساتھ جلال ہے۔

سوئم۔ یسوع نے ہمارے سپرد روحوں کو کیا ہے۔ کیا ہم ان روحوں کے ذمہ دار ہیں جن کو مسیح نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ یاد رکھئے۔ یہ ایک امانت ہے۔ مسیح ضرور دریافت کریگا کہ جب میں نے تمہاری سپردگی میں روحوں کو دیا جیسے پطرس کو تو تم نے کیا کیا۔ ایک ایک کے ذمہ ہزاروں روحیں ہیں۔

صاحب موصوف نے بیان کیا کہ جہاں میں کام کرتا ہوں۔ وہاں قریب ۱۲ ہزار روحیں ہیں اور میں اکیلا مشنری ہوں اُن کی ذمہ واری میرے سر پر ہے۔

ہر ایک سوچے کہ وہ اس اعلیٰ اور افضل امانت کے حق میں کیا کرتا اور سوچتا ہے۔

جب یسوع کو ہم پر بھروسہ ہو جاوے تو وہ ہم کو کیا دینا چاہتا ہے۔ مسیح سچے امانت دار کی زندگی میں اپنی پوری قدرت کے ساتھ آجاویگا۔

فرض کرو اگر ہم میں سے کسی کو ایسا اختیار اور اپنی قدرت دے دیتا کہ جس کو کہتے مرجا اور وہ مرجاتا اور کہ زندہ ہوجا تو ممکن ہے کہ بہت سا روپیہ حاصل کرتے اور کسی عزیز کو گراتے۔ پر مسیح نے ایسا نہیں کیا۔ تم نے مفت پایا مفت دو۔

ایک خاص لڑکی جو بڑی حلیم تھی کچھ گھمنڈ نہیں کرتی تھی۔ وہاں کے راجہ تک نے اس کو محل میں جگہ دینا چاہا! پر وہ اپنے لوگوں ہی میں رہی۔ کیا ہم مسیح کو ایسے ہی طور سے استعمال کرینگے۔ کاشکہ یہ برکت ہم کو بھی ملجاوے کہ اُس کو ہم پر پورا اچھا بھروسہ ہو۔ آمین۔

خادم ایم سی نیوٹن گل سویرہ وڈن۔

ریویو

بابو گنگا پرشاد صاحب ایم اے۔ ایم آر اے ایس کی کتاب سر چشمہ مذہب کے چند حصّوں پر ریویو

ب آپ کے ایک اور گواہ میڈم صاحب کی گواہی پر بھی تھوڑا سا غور کرتے ہیں۔ بابو صاحب فرماتے ہیں کہ میڈم صاحبہ نہ صرف اس خیال کی یعنی بابو صاحب کے خیال کی تائید کرتی ہیں۔ بلکہ اس خیال سے کہیں آگے بڑھ جاتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ موسٰے کا تمام قصہ ہی ایجاد و بناوٹ ہے۔ اُن کی دلیل بھی ایک بہت ہی کمزور خیال پر مبنی ہے۔ کہ "سارگن کا قصہ عزرا نے موسٰے پر منطوب دیا"۔ اور اس قیاس کے دلائل بھی جو مشابہت پر مبنی ہیں۔ نہایت ضعیف ہیں۔ چنانچہ پہلی دلیل آپ کی اس امر میں یہ ہے۔ (۱) جس جگہ سارگن کا پایۂ تخت تھا اُس کے گرد نواح میں ایک شہر تھا جو موسٰے کی بی بی کا ہمنام تھا۔ (۲) دلیل یہ ہے کہ سارگن بھی ٹوکرے میں رکھ کر دریا میں ڈالا گیا۔ اور ایک پانی کھینچنے والے نے دریا سے نکال لیا۔ اس کے جواب میں ہماری طرف سے پہلے (۱) گذارش یہ ہے کہ سارگن (۱) کا زمانہ مسیح سے قبل ۳۸۰۰ بیان کیا جاتا ہے۔ یعنی حضرت موسٰے سے ۲۳۰۰ دو ہزار تین سو برس قبل جیسا کہ مورخوں کی تاریخ دنیا جلد اوّل صفحہ ۳۶۰ میں مرقوم ہے۔ تو اس سے یہ امر صاف ظاہر ہے۔ کہ موسٰے کی بی بی کا ہمنام شہر سفورہ اگر مصنفہ صاحب کا بیان صحیح ہو تو موسٰے کی بی بی کے وجود میں آنے سے ۲۳۰۰ برس قبل موجود ہوگا۔ اس صورت میں اس زمانہ دراز کے بعد اگر شہر کے نام اور موسٰے کی بی بی کے نام میں مطابقت ہوگی تو اس سے موسٰے کو سارگن کے ساتھ کیا مشابہت ہوئی۔ یہ محض ایک اتفاقی امر ہو سکتا ہے کہ ایک شہر کے نام میں اور ایک عورت کے نام میں مطابقت ہو گئی۔

ورنہ کجا موسٰے اور موسٰے کی بی بی اور کجا سارگن اور ہمنام شہر سفورہ (۲) یہ دعوٰے کہ عزرا نے سارگن کا ذکر بیبلن میں سُنا ہوگا۔ اس نے موسٰے پر منطوب دیا۔ کیوں میڈم صاحبہ کیا عزرا کو خبط ہو گیا تھا جو موسٰے کو سارگن بنانے کی کوشش کرتا اور نیز اس بناوٹی سارگن کی حقیقت فوراً اس زمانہ کے یہودیوں کو جو عزرا کے ساتھ اسیری سے واپس آئے تھے۔ معلوم نہ ہو جاتی اور وہ کیونکر ایسے جھوٹے قصہ کو یقین کر سکتے تھے۔ (۳) موسٰے اور سارگن کے قصہ میں جو مشابہت بیان کی جاتی ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ سارگن کے حالات موسٰے پر منطوب دیئے۔ ناظرین ذرا سارگن کے حالات اور موسٰے کے حالات زندگی و پیدائش پر غور فرماویں (۱) اکادی قوم کا یہودی تھا اور کوئی امیر کبیر بھی نہ تھا۔ پر سارگن اپنے آپ کو اکاد کا بادشاہ بتلاتا ہے (۲) موسٰے کی ماں بھی لاوی کے خاندان سے تھی۔ پر سارگن اپنی ماں کو شہزادی بتاتا ہے۔ (۳) سارگن اپنے باپ کو نہیں جانتا۔ پر موسٰی اپنے والدین سے واقف تھا (۴) سارگن بتلاتا ہے کہ میرا چچا اُس ویران میں حکومت کرتا تھا۔ پر موسٰے کا چچا کسی جگہ کا بادشاہ نہ تھا (۵) میری ماں شہزادی حاملہ ہوئی اور مشکل سے مجھے جنی۔ معلوم نہیں کہ سارگن کی ماں کس سے حاملہ ہوئی اور کیوں مشکل سے جنی۔ پر موسٰے کا باپ موجود تھا اور اُس کے پیدا ہونے میں کوئی مشکل اُس کی ماں پر واقع نہیں ہوئی۔

باقی دارد

ضرورت

ذیل کے اُستادوں کی ضرورت ہے۔ ایک مڈل اور ہائی سکول میں ریاضی سکھانے کے لئے اور دوسرا ہائی سکول میں دیگر مضامین کی تعلیم دینے کے لئے ایک اور اُستاد کی پرائمری جماعتوں میں تعلیم دینے کے لئے ضرورت ہے۔ ٹرینڈ پاس شدہ کو ترجیح دیجائیگی۔ تمام درخواستیں پرنسپل صاحب سی بی بی ہائی سکول لودیانہ کے نام آنی چاہئیں۔

حالات جاپان اُردو	۲روہر
شریف بیبیاں	۳و۶ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۸ر گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آئندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ہر
سیر ہند	عہ
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن	۹ر
دو سوال (ناستک تعلیم کارد از روئے فلاسفی)	۲ر
سوجیر کاش	۴رو مجلد ۱۲ر
ملکہ آسٹر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال ″ ″	۶ر
موسیٰ کا احوال ″ ″	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۱۰ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	۱ر
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	″
ویدوں کی ازلیت	۱پائی
پرستش حیوانات	۳پائی
تیرتھہ	۱پائی

اہلِ ہنود کے تیوہار	۱پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینۂ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اُردو۔ رومن اُردو	۳رو۶ر
دولت لازوال اُردو	۲ر-۵ر-۸ر
″ رومن اُردو	۸ر
عزت بیمثال اُردو	۲ر-۵ر-۸ر
″ رومن اُردو	۸ر
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳پائی
صفائی کی ضرورت	۳پائی
دعوتِ اسلام	۱پائی
مسیح کا نمونہ	

مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقایق	۸ر
بیگناہ نبی	۳پائی
فارقلیط	۳پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳پائی
حضرت محمد	۳پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳پائی
اسمار الٰہی	۳پائی
خدا کے دس حکم	۳پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳پائی
مسیح یا محمد	۳پائی
نماز	۳پائی
سچا اسلام	۳پائی
قرآن	۳پائی
یسوع مسیح	۳پائی
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	۳پائی
سورہ فاتحہ	۳پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳پائی
خدا ہمارا باپ	۳پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳پائی
انصاف کا دن	۳پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۱ر
لفظ دیو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۲ر

پتہ۔ کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری
صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی *

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۱؎
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ عہ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۔ عہ
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	؏شہ
پورا کالم	للعہ	؏شہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵	۱۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱؎ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم ونثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ و نمبر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لیکر دو روپیہ تک ہے ۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں ۔ قیمت ۱؎ عگر +

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اسمیں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے ۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ۔ تو فی کاپی ۱۲ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں ۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے ۔ باغِ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۲ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری ۔ ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیمونکا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے ۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۱۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔ اور نئے پراسپکٹس (اُردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم ۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی ۔ بی ۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صرف اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا ۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کشتی کرولول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر طیار ہوتا ہے ۔ قیمت رکشا لعہ سے عہ کرولول لعہ +

مزید دریافت کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دپادری جے ۔ وی ہیروز صاحب پبلشر ۔ ایڈیٹر و مینیجر نور افشان کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دوالی بردر نے چھپا +